بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۸ فتح ۱۳۴۲ ہش ـ ۲۰ رجب ۱۳۸۳ ھ ـ ۸ دسمبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۸۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ـ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ـ

ربوہ ۷ دسمبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی ـ رات نیند آگئی اس وقت طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

افسردہ و غمگین قلوب اور پُرسوز دعاؤں کے درمیان

حضرت سیّدہ اُمّ وسیم احمد صاحبہ کا جسدِ خاکی سپردِ خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں پڑھائی

جنازہ اور تدفین میں ربوہ اور دور دراز مقامات کے ہزارہا احباب جماعت کی شرکت

ربوہ ۷ دسمبر ـ کل مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک پانچ بجے شام کے قریب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرم محترم حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ مرحومہ کے جسد خاکی کو افسردہ و غمگین قلوب اور پُرسوز دعاؤں کے درمیان مقبرہ بہشتی میں حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کے مزار مقدس کی چاردیواری کے اندر سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ـــ حضرت سیدہ مرحومہ نے ۵ دسمبر ۱۹۶۳ء کو چھ بجے شام کے قریب ربوہ میں وفات پائی تھی۔

[illegible] پائی تھی ۔

نماز جنازہ کل مورخہ ۶ دسمبر کو نماز عصر کے بعد ساڑھے چار بجے بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے پڑھائی جس میں ربوہ چنیوٹ اور احمد نگر کے مقامی احباب سمیت دور دراز مقامات سے آئے ہوئے ہزارہا احباب جماعت شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں ۵ بجے شام کے قریب تدفین عمل میں آئی۔

وفات کی اطلاع پہنچانے کے انتظامات

مورخہ ۵ دسمبر کو چھ بجے شام کے قریب حضرت سیدہ مرحومہ کی رحلت کے معاً بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی زیر ہدایت و زیر نگرانی مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تاروں اور ٹیلیفون کے ذریعہ تمام بڑی بڑی جماعتوں تک وفات کی اطلاع پہنچائی۔ نیز محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مقامی مجلس کی وساطت سے ربوہ کے محلہ جات میں اطلاع پہنچانے کا انتظام فرمایا۔ اور دیگر انتظامات پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے خدام کی ڈیوٹیاں مقرر فرمائیں۔ چنانچہ ربوہ کے خدام رات گئے تک انتظامات کی تکمیل میں مصروف رہے اور بہت سے خدام تو تمام رات اپنی ڈیوٹیوں پر حاضر رہے۔ رات کو ہی بذریعہ ٹیلیفون حضرت سیدہ مرحومہ کے فرزند اکبر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو اطلاع دی گئی۔

بیرونی جماعتوں کے احباب کی آمد

اس خیال کے پیش نظر کہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف قادیان سے اور مغربی پاکستان کے مختلف مقامات سے احباب ربوہ پہنچ کر جنازہ میں شریک ہو سکیں، نماز جنازہ کے لئے اگلے روز یعنی ۶ دسمبر کو بعد نماز عصر چار بجے سہ پہر کا وقت مقرر کیا گیا چنانچہ ۶ دسمبر کو صبح ہی سے بیرونی جماعتوں کے احباب ربوہ پہنچنے شروع ہو گئے۔ اور علی الخصوص چنیوٹ، احمد نگر، لائل پور، سرگودہا اور لاہور کے بہت سے احباب تو نماز جمعہ سے قبل ہی ربوہ پہنچ گئے تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی قادیان سے بذریعہ موٹر کار لاہور ہوتے ہوئے نماز جمعہ سے کچھ پہلے ہی ربوہ تشریف لے آئے انہیں ربوہ لانے کے لئے موٹر کار یہاں سے لاہور بھجوا دی گئی تھی۔ آپ ۹ بجے لاہور پہنچے تھے اور پھر وہاں سے اپنے خالو محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائیکورٹ کی معیت میں ۱۲ بجکر ۳۵ منٹ پر ربوہ پہنچے تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب اور محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب بھی لاہور سے بروقت ربوہ تشریف لے آئے۔ اسی طرح امراء اضلاع میں سے محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا صوبائی امیر، محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور، محترم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور، محترم جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات، محترم میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ، مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ اور مکرم میاں محمود احمد صاحب و مکرم میجر مقبول احمد صاحب نائب امراء جماعت ہائے احمدیہ راولپنڈی نے ربوہ پہنچکر جنازہ اور تدفین میں شرکت کی۔ ان اضلاع کی جماعتوں کے عہدہ داران و احباب اس موقعہ پر ربوہ آئے۔ ان میں سرگودہا، لائل پور، جھنگ، گوجرانوالہ، گجرات، سیالکوٹ، شیخوپورہ، لاہور، جہلم اور راولپنڈی وغیرہ اضلاع شامل ہیں

جنازہ کو کندھا دینے کا انتظام

جمعہ کی نماز کے بعد ساڑھے تین بجے تک مستورات کو حضرت سیدہ مرحومہ کا چہرہ دیکھنے کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ اس عرصہ میں ربوہ کی ہزاروں مستورات نے قصر خلافت پر حضرت سیدہ مرحومہ کے چہرے کی آخری بار زیارت کی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۶۳ء

مذہبی سیاسی تکفیر — تیسری قسم

ملک نصراللہ خان عزیز مودودئے نے اپنے جریدہ سہ روزہ "ایشیا" ۲۲/۱۱/۶۳ میں "سیر و سفر" کے مستقل عنوان کے تحت "تکفیر" پر ایک دلچسپ تقریر فرمائی ہے جو بجنسہٖ ذیل میں نقل کی جاتی ہے:۔

"مذہبی تکفیر کا دَور تو غالباً اب ختم ہو چکا ہے مگر "سیاسی تکفیر" نے اس کی جگہ لے لی ہے اور اس کی گرم بازاری ہمارے "سیاسی علماء" کے دم سے ہے۔ کافر ساز ملاؤں کا طریق کار یہ تھا کہ جس عالم دین کو وہ مسلمانوں میں مبغوض کرنا چاہتے اس کی کسی تحریر کی چند سطریں لے کر ان پر علمی رنگ میں تنقید کرنے کی بجائے مسلمان عوام سے پوچھتے کہ مسلمانو بتاؤ! جو شخص اس قسم کا عقیدہ رکھتا ہے وہ کافر ہے یا نہیں اور علمائے کرام کے اس استفتاء پر جہلائے عظام فتوے دے دیتے کہ کافر ہے۔

شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ جن کی زندگی احیائے سنت کے لئے وقف تھی اور جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنّت کے احیاء کو زندگی کا فریضہ سمجھتے تھے ان کے چند لفظوں کو لے کر شور مچا دیا گیا کہ وہ "مؤہن رسول" ہیں یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب ہیں، اس کے بعد یہ ٹوٹکہ اتنا "مفید" قرار دیا گیا کہ جس شخص کو مسلمانوں میں بدنام کرنا مطلوب ہوا اس پر توہین رسولؐ اور انکار اولیاء کی تہمت جڑ دی گئی۔ اگر کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر اور عالم الغیب نہیں تو اس پر رسولؐ کا منکر ہونے کا الزام لگا دیا گیا حالانکہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مدار ایمان تسلیم کرتا ہے وہ منکر رسولؐ کیونکر ہو سکتا ہے۔

توہین رسولؐ کا الزام لگا کر حریف کا منہ بند کرنے کی تاریخ بڑی دلچسپ ہے یہ تکنیک عام طور پر مناظروں میں خوب نمایاں ہوتی تھی۔ مولانا نور حسین گھرجاکھی ایک مشہور عالم اور مناظر تھے ایک مرتبہ ان کا مناظرہ ایک مولوی صاحب سے ہو رہا تھا۔ مولوی صاحب نے اپنے دعوے کی دلیل میں ایک حدیث پیش کی۔ مولانا نور حسین نے جواب دیا کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس پر مولوی صاحب نے عوام کے مجمع کو مخاطب کر کے کہا "مسلمانو! سنتے ہو۔ یہ نور حسین کہتا ہے رسولؐ کی بات تو کمزور ہے اور اس کی بات مضبوط ہے۔ دیکھا تم نے اس گستاخ کو؟" اور نیک دل عوام اس توہین رسولؐ پر برہم ہو گئے اور مناظرہ مولوی صاحب کے ہاتھ رہا۔

اس سے بھی زیادہ دلچسپ قصہ ایک صاحب نے کراچی کے ایک وعظ کے سلسلے میں سنایا۔ ایک دیندار سیٹھ صاحب کے یہاں ایک مولوی صاحب درس و تدریس پر مامور تھے مگر کچھ عرصے کے بعد ایک دوسرے مولوی صاحب سیٹھ صاحب کو پسند آ گئے اور انہوں نے پہلے مولوی صاحب کو برخاست کر کے دوسرے مولوی صاحب کو نوکر رکھ لیا۔

پہلے مولوی صاحب نے اس کا انتقام اس طرح لیا کہ ایک مجلسِ وعظ جہاں دوسرے مولوی صاحب سنّتِ رسولؐ پر تقریر کر رہے تھے وہ سیٹھ صاحب کے قریب بیٹھ گئے اور وعظ سننے لگے۔

اثنائے وعظ میں مولوی صاحب نے احادیث رسولؐ پیش کر کے ان کی تشریح کرنی شروع کی۔ وہ حدیث پڑھتے اور کہتے مثلاً عن ابو ہریرہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ جب اس طرح وہ چند حدیثیں پڑھ چکے تو پہلے مولوی صاحب نے سیٹھ صاحب کے کان میں کہا سیٹھ جی! آپ سن رہے ہیں یہ شخص کہہ رہا ہے کالا کالا رسول اللہ۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اس گستاخ کو دیکھا گویا یہ گوارا ہے اور رسول اللہ کالے تھے سیٹھ صاحب کی رگِ اسلامیت پھڑکی اور انہوں نے اٹھ کر واعظ کو گریبان سے پکڑا اور کہا او بے ادب خاموش ہو جاؤ یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔ چنانچہ وہ برخاست برخاست کر دئے گئے اور پہلے مولوی صاحب بحال ہو گئے۔

خدا کا شکر ہے کہ اب کافر ساز ملاؤں کی کمان اتر چکی ہے اور عوام میں بھی اتنا شعور پیدا ہو چکا ہے کہ وہ اس تکنیک سے بیزار ہو گئے ہیں مگر ان کی سرد بازاری کی جگہ اب "سیاسی مکفّروں" نے لے لی ہے۔ جس شخص کو عوام میں بدنام کرنا مقصود ہوا اس کی تقریر یا تحریر سے چند الفاظ یا سطریں لیں اور عوام سے کہہ دیا کہ یہ ملک و ملت کا غدار ہے۔ اب وہ ہزار کہتا رہے کہ یہ جھوٹا الزام ہے مگر کون سنتا ہے نہ مکفر ملا سنتا تھا اور نہ مکفر سٹر مانتا ہے۔

تکفیر خواہ مذہبی ہو یا سیاسی ملت کے لئے عظیم ترین فتنہ ہے۔ اللہ تعالےٰ اس فتنے سے ملتِ اسلامیہ کو بچائے۔

تکفیر کے سلسلے میں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ بیان کر دینا عبرت اور دلچسپی کا موجب ہو گا۔ دلی میں پنڈت رام چندر سے مناظرہ تھا۔ پنڈت رام چندر ایک عالم و فاضل آریہ مناظر تھا قرآن مجید اس قدر خوش الحانی سے پڑھتا کہ مسلمان بھی سن کر وجد کرتے مناظرہ شروع ہوا تو اس نے مولانا سے کہا مولانا آپ مجھ سے مناظرہ کرنے کا کیا حق رکھتے ہیں آپ تو خود کافر ہیں۔ پھر اسلام کی نمائندگی کیونکر کر سکتے ہیں۔ یہ کہہ کر پنڈت رام چندر نے فتاویٰ کا وہ پلندہ مولانا کو دکھایا۔

مولانا ثناء اللہ خدا غریقِ رحمت کرے بڑے حاضر دماغ تھے پنڈت رام چندر کا اعتراض خاصا پریشان کن تھا جو خود کافر ہو وہ اسلام کی طرف سے کافروں سے مناظرہ کرنے کا کیا حق رکھتا ہے مگر مولانا بالکل پریشان نہ ہوئے انہوں نے انتہائی بے ساختہ پن سے کہا "پنڈت جی آپ کا اعتراض درست ہے۔ مجھے بعض علماء نے واقعی کافر قرار دے رکھا ہے مگر لیجئے میں اسی وقت مسلمان ہوا جاتا ہوں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اب آئیے مجھ سے مناظرہ کر لیجئے۔ میں اسلام کا نمائندہ ہوں۔" اور پنڈت جی لاجواب ہو گئے مگر آج کل کے سیاسی مکفرین کا معاملہ دوسرا ہے وہ پاکستان کی وفاداری کا اعلان و اقرار از سرِ نو سننے پر بھی نہیں مانتے۔"

(ایشیا ۲۲/۱۱/۶۳ ص۳)

یہ طویل مگر دلپذیر تقریر ہم نے اس لئے نقل کی ہے کہ (اوّل) قارئین الفضل کے علم میں بھی اضافہ ہو جائے کہ کفر باز مولوی بندگانِ حق کی کس طرح تکفیر کیا کرتے ہیں (دوم) ملک نصراللہ خان ایک تیسری قسم کی تکفیر کو نظر انداز کر گئے تھے اس کا ذکر بھی آ جائے اور وہ یہ ہے کہ مودودی صاحب کی طرح "قادیانی مسئلہ" لکھ کر احمدیوں کو "غیر مسلم اقلیت" قرار دلانے کی کوشش کی جائے اس کا نام آپ مذہبی سیاسی تکفیر رکھ سکتے ہیں۔ مذہبی اسلئے کہ اس میں مودودی صاحب نے احمدیوں کو کافر مسلمانوں سے منوانے کے لئے وہی حیلے اختیار کئے ہیں جو مولوی لوگ بندگانِ حق کی تکفیر کے لئے استعمال کیا کرتے ہیں اور جن کا ذکر وضاحت کے ساتھ ملک نصراللہ خان عزیز نے اوپر کی درج شدہ تقریر میں نہایت خوبی سے کر دیا ہے۔ کیونکہ باوجود اسکے کہ ساری دنیا جانتی ہے کہ آج دنیا میں صرف احمدی ہیں جو پنجوقتہ نماز کے پابند ہیں بلکہ جو باقاعدہ طور پر تہجد خواں بھی ہیں۔ پھر آج احمدی ہی ہیں جو زکوٰۃ کے علاوہ بھی دین کے لئے باقاعدہ مالی قربانیاں بڑھ چڑھ کر کرتے ہیں جو مختلف چندوں کے علاوہ جائدادیں بھی وقف کرتے ہیں۔ پھر احمدی ہی ہیں جو ماہ صیام میں پورے روزے رکھتے ہیں۔ پھر احمدی ہیں جو شرائط کے مطابق حج کا فریضہ بھی ادا کرتے ہیں اور احمدی ہیں جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے اور نہایت خلوص سے ایمان رکھتے ہیں علاوہ ازیں ساری دنیا میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پرچم نصب کر رہے ہیں۔ اب بھلا ان سے زیادہ "غیر مسلم" اور کون ہو سکتا ہے؟

دیکھئے نا یہ احمدی لوگ انگریزی۔ جرمن ڈچ۔ سواحیلی ہندی جیسی ناپاک زبانوں میں قرآن مقدس کے تراجم شائع کرتے ہیں۔ پھر یہ لوگ یورپ۔ افریقہ اور دیگر دنیا کے ناپاک ملکوں میں مسجدیں تعمیر کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی عورتیں روپیہ جمع کر کے مسجد بنا ڈالتی ہیں۔ بھلا ان سے بڑا کافر اور کون دنیا کے پردے پر ہو سکتا ہے! یہی تو وجہ ہے مودودی صاحب نے "قادیانی مسئلہ" لکھ کر عربی اور دوسری زبانوں میں چھاپ کر لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کیا ہے تاکہ تمام دنیا کے مسلمان جان لیں اور مان لیں کہ احمدی "غیر مسلم" ہیں اور صرف غیر مسلم ہی نہیں بلکہ "غیر مسلم اقلیت" ہیں۔ اللہ اللہ۔ چنانچہ مودودی صاحب نے یہ کتابچہ اس لئے تو لکھا ہے کہ پاکستان کی حکومت احمدیوں کو "غیر مسلم اقلیت" قرار دے دے تو پھر اس کی تقلید میں دوسری اسلامی حکومتیں بھی ایسا ہی کریں اور احمدی سیاست کے ایک ہی اشارہ سے کافر۔ مرتد اور واجب القتل قرار پا جائیں ساری دنیا میں۔ یہ ہے "تکفیر مسلمین" کے سیاسی پہلو۔ اس لئے مودودی صاحب نے تکفیر کی یہ تیسری قسم ایجاد نہیں اختیار کر کے اور اس کو فنکارانہ حیثیت دے کر "فن تکفیر" میں ایک بیش بہا اضافہ کیا ہے جو کفر سازوں کی تاریخ میں ان کا نام سنہری حروف میں لکھانے کی ضمانت ثابت ہو گی +

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
— اور —
تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

مختلف تقاریر اور انفرادی ملاقاتیں۔ ماہنامہ الاسلام کی اشاعت۔

مختلف اہم تقاریب میں شرکت

مکرم صلاح الدین خان صاحب مبلغ ہالینڈ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

ہم خدا تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہمیں ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کی مساعی کو جاری رکھنے کی توفیق بخشی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ کا ایک قابل ذکر امر یہ ہے کہ ہماری مسجد کی عمارت میں جسے پہلے پریس والے ایک خوبصورت ارغون ویلا کے نام سے موسوم کرتے تھے دو خوبصورت چھوٹے سائز کے سنہری میناروں کی بدولت اب غیر معمولی جاذبیت اور کشش پیدا ہو گئی ہے۔ یہ مسجد کی عمارت اب ہر راہ چلنے والے اجنبی کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ دور ہی سے جب کسی کی میناروں پر نظر پڑتی ہے۔ تو کار کا رخ موڑ کر وہ مشن کے سامنے لا کھڑی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اب مسجد کا اندرونی حصہ بھی مشرقی طرز کی پینٹنگ سے نہایت دلکش ہو گیا ہے۔ ہماری ایک نومسلم ڈچ خاتون عزیزہ نے خاصہ وقت صرف کر کے محنت اور دلچسپی کے ساتھ اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ فجزاھا اللہ احسن الجزا

تعمیر مینار کی خوشی میں مسجد میں ایک تقریب کا وسیع پیمانے پر اہتمام کیا گیا۔ جس میں پولیس کے نمائندوں کو بھی دعوت دی گئی۔ اور دوسرے احباب کو بھی کثرت سے دعوت نامے بھیجے گئے۔ کئی نمایاں حیثیت رکھنے والے معززین نے شرکت کر کے اپنی خوشی اور دلچسپی کا مظاہرہ کیا ان میں سے انڈونیشیا کے سفیر ڈاکٹر محمد شریف صاحب کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب بہت کامیاب رہی۔ اس موقعہ پر ریڈیو ہالینڈ کے نمائندہ نے امام مسجد ہالینڈ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کا انٹرویو ریکارڈ کر کے نشر کیا۔ مرکزی نیوز ایجنسی کے نمائندہ نے بھی پریس کو خبر دی۔ چنانچہ مختلف اخبارات میں میناروں کے فوٹو شائع ہوئے۔

مشن ہاؤس میں تقاریر

عرصہ زیر رپورٹ میں بفضلہ تعالیٰ مسجد میں متعدد مواقع تبلیغ اسلام کے پیدا ہوئے ایک دفعہ گڈ فرائی ڈے چرچ Good Friday Church سے متعلق ۲۵ افراد پر مشتمل ایک گروپ مسجد آیا۔ مکرم امام صاحب نے ان کے سامنے اسلام پر عام رنگ میں ایک تقریر کی اس کے بعد انہیں سوالات کا موقعہ دیا گیا۔

میلاد النبی کے سلسلہ میں ترک مسلمانوں کا ایک گروپ مسجد آیا۔ علاوہ ازیں دوسرے احباب بھی تھے۔ مکرم امام صاحب نے نماز باجماعت ادا کی۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کثرت سے درود کا ورد کیا گیا۔ نماز جمعہ خطبہ میں بھی حضور سرور کائنات کے رحمۃ للعالمین ہونے اور آپ کے اخلاق فاضلہ آپ کی روحانی برکات پر روشنی ڈالی۔

۲۱ ستمبر کو مسجد میں ایک عام پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر مکرم حافظ صاحب نے "اسلامی دنیا" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد ۳ پاکستانی ڈاکومنٹری فلمز دکھائی گئیں۔ اس جلسہ میں کثرت سے لوگ آئے۔ اور بڑی دلچسپی سے تقریر سنی۔ نئے آنے والے دوستوں نے آئندہ ایسے پروگرام کے لئے نام و پتے لکھوائے۔

اسی ماہ احباب جماعت کا ایک خاص مشاورتی اجلاس طلب کیا گیا۔ جس میں تبلیغی مساعی کو بہتر بنانے اور جماعت کے ممبران میں اس کے لئے امنگ پیدا کرنے اور باہم برادرانہ رشتے کو مضبوط تر کرنے اور ایسے ہی دوسرے مسائل پر غور کیا گیا۔ بعض احباب نے لمبا سفر اختیار کر کے اس میں شرکت کی۔ اس اجلاس میں باہم تبادلہ خیالات کے نتیجہ میں یہ تجویز قرار پائی کہ آئندہ ہر دو ہفتہ بعد اپنے احباب کی ایک خاص میٹنگ ہوا کرے۔ جس میں ایک ممبر کی تقریر رکھی جائے اور تقریر کے بعد سب کو اس پر تبادلہ خیالات کا موقعہ دیا جائے۔ غیر از جماعت احباب بھی اگر چاہیں تو اس میں شامل ہو کر بڑی خوشی سے اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ کی پہلی دو میٹنگیں ہوئیں۔ ان میں بعض ڈچ غیر مسلم بھی آئے اور کئی سوال کئے اور اس طرح گفتگو خوب دلچسپ رہی۔

اس کے علاوہ مشن میں ہماری ایک ڈچ ممبر خاتون کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر ایک ریسیپشن کا اہتمام کیا گیا تھا۔ خطبہ نکاح میں مکرم حافظ صاحب نے اسلام میں شادی اور اس کے متعلق تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ خطبہ نکاح سے ڈچ لوگوں کو جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں عورت بھی معاشرہ کا ایک ویسا ہی رکن ہے جیسا کہ مرد اور اسے بھی وہی حقوق حاصل ہیں جو ایک مرد کے ہیں۔ تو ان کی نگاہ میں یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں جیسے کہ آج انہیں مسلم عورت کا کوئی نیا تصور دیا گیا ہے۔

۱۱ اکتوبر کو مسجد میں ایک اور پبلک جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں ایک ڈچ مسلمان ڈاکٹر سیکہ نے جو ایمسٹرڈم میں ٹراپیکل انسٹی ٹیوٹ کے نائب ڈائریکٹر ہیں تقریر کی۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ اسی ماہ کے آخر میں مسجد میں ایک اور پبلک جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس موقعہ پر ایمسٹرڈم کے مشہور پروفیسر ڈاکٹر براؤنز Bruins نے مڈل ایسٹ کا ماضی اور حال کے موضوع پر تقریر کی اور رنگین سلائڈز کے ذریعہ وضاحت کی۔ ان ہر دو مواقع پر ہال سامعین سے پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ آخری تقریر کے دن تو اس قدر احباب تھے کہ ہال میں جگہ تھی ہی نہیں۔ اس سے ملحقہ کمرہ بھی بالکل بھر گیا تھا۔

ان جلسوں میں بہت سے احباب ایسے تھے جو پہلی بار تشریف لائے انہوں نے آئندہ پروگرام کے لئے نام اور پتے لکھوائے نیز لٹریچر بھی حاصل کیا۔

اس کے علاوہ ۲۵ کے قریب سکول کے طلباء کا ایک گروپ مسجد آیا۔ انہیں مکرم حافظ صاحب نے اسلامی ممالک کی مساجد خاص طور پر مکہ معظمہ اور حج بیت اللہ کی رنگین سلائیڈز دکھائیں۔ ایمسٹرڈم کے ایک ٹریننگ کالج سے بھی دو تین طلباء کا ایک گروپ مسجد آیا۔ ان کے سامنے بھی مکرم صاحب نے عام اسلامی تعلیمات پر تقریر کی۔ اور سلائیڈز بھی دکھائیں۔ (باقی)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعرات، جمعہ و ہفتہ بمقام ربوہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت احباب کو پڑھنے کے لئے دے۔

لے آئی۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ مغفورہ پر خاص رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے توکل باللہ

کا خاص اجر عطا فرمائے اور ہم بچوں پر صبر و سکون کی چادر ڈالے۔ آمین۔

خاکسار حشمت اللہ
۲۔ دسمبر ۱۹۶۳ء

حضرت سیّدہ اُمّ وسیم صاحبہ مرحومہ کی مُفارقت

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب۔ ربوہ)

وہ جو ۱۹۲۶ء میں ہمارے پیارے باپ ہاں ہمارے دل و جان سے زیادہ عزیز آقا سیدنا بشیر ثانی حضرت محمود بندہ یزدانی و لخت جگر احمد قادیانی کی آج سے ۳۷ سال پہلے رفیقہ حیات بنی تھیں وہ کل ۵ر دسمبر کو بعد از غروبِ آفتاب جاں بحق ہو کر ہماری آنکھوں کے آگے اسی طرح اندھیرا کر گئیں جس طرح سورج نے غروب ہو کر دنیا جہان پر اندھیرا کر دیا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. اللہ تعالیٰ ان کا نگہبان رہے۔

انہیں یہ شرف حاصل ہؤا کہ ان کا رب انہیں جدہ سے اٹھا کر قادیان لے آیا اور اپنے محمود ہاں اپنے محبوب کا جوڑا بنا دیا واللہ مَیں کہتا اور بطور ایک شاہد کہتا ہوں کہ وہ اپنے رب پر کمال بھروسہ کرتی تھیں۔ مَیں نے سالہا سال نہایت آرزومندانہ طور سے انہیں اس ناچیز کو مخاطب کرتے سُنا "مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں" گویا ان کا سہارا صرف اور صرف باری تعالیٰ تھا۔ اور وہ اس کے فضل و رحم کی ہر آن آرزومند رہتی تھیں۔

وہ اپنے دو عزیزوں میاں وسیم احمد درویش قادیان و میاں نعیم احمد سلمہ واقفِ زندگی کی تادمِ زیست جاں نثار والدہ تھیں یہی وجہ ہے کہ ان کا چھوٹا بیٹا نعیم ان کا سچا اور وفادار بلکہ دل و جان سے عاشق غلام بنا رہا اس کے فرزندانہ عشق کا ہم کچھ بھی اندازہ نہیں لگا سکتے ہم نے عزیز کو نہایت وفادار عاشق غلام و خدمتگزار پایا ہے۔ اس عزیز کا اپنی پیاری والدہ کی جدائی کے وقت از خود رفتہ ہو جانا لازمی امر تھا کیونکہ اس کی جاں نثار والدہ ہی جدا ہوئی تھیں بلکہ عاشقانہ خدمت کا موقعہ اسکے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔

عزیز بیٹے کی ماں کے عشق میں یہ حالت بلاسبب نہ تھی یہ سب وہ محبت بھری چاہت تھی جو اس کی مادرِ مہربان کے اندر تھی۔ اس عزیز کو ہم نے اپنی ماں کا دکھ درد نہایت صبر سے سالہا سال سہتے دیکھا۔ ہم نے اس عزیز کو نہ صرف اپنی والدہ کا سچا خدمتگزار پایا بلکہ اپنے والد کی والدہ کا بھی جو ایک باتعداد وجود تھیں سچا جاں نثار پایا۔ اللہ اس عزیز پر اپنا خاص فضل فرمائے۔

وہ نعیم وسیم کی والدہ نہ تھیں میری اور میرے بیٹے ڈاکٹر محمد احمد کی بھی والدہ تھیں۔ مجھے ان کی جدائی سے ویسا ہی صدمہ محسوس ہؤا جیسا کہ مجھے اپنی والدہ کی جدائی سے ۱۹۰۶ء میں محسوس ہؤا تھا۔ بلکہ اگر سچ پوچھیں تو اس والدہ سے بھی زیادہ صدمہ اس والدہ کی وفات سے ہؤا کیونکہ علاوہ اس کے کہ وہ میری شفیق تھیں وہ پیارے محمود ایدہ اللہ کی ۳۷ سالہ رفیقہ تھیں۔ یہ وہی تھیں جن کے رخصتانہ کے موقع پر جب آں مرحومہ کے گھر سیدنا محمود گئے تو وہ مجھے ساتھ لے کر گئے تھے۔ شریعت کا پابند حق شناس خاوند تو ادائے حقوق میں بہترین شوہر تھا مگر آپ کی یہ مرنے والی زوجہ مطہرہ بھی حقِ خدمت اور اظہارِ شفقت و محبت میں کم نہ تھیں۔ ہم نے حضرت محمود کو ان کے حسنِ سلوک اور خدمتگزاری کی تعریف کرتے سُنا۔

چند دن گزرے مجھے جو کہ ان کا ۳۷ سال سے خادم چلا آرہا تھا باوجود اس خیال کے کہ پیرانہ سالی کے باعث نحیف ہوں ٹیکہ کروانے کے لئے بلوایا کیونکہ اس روز عبدالحفیظ کمپونڈر جو روزانہ دو وقت ٹیکہ کیا کرتا تھا ایک روز کے لئے رخصت پر باہر گیا تھا چنانچہ مختلف دوائیوں کے تین ٹیکے بیک وقت کروائے اور فرمایا کہ آپ تو بمنزلہ میرے باپ کے ہیں اس وقت میرا دل شکرِ ایزدی سے بھر گیا کہ اس نے اس وجود کی زبانِ مبارک سے جس کی خاکِ پا اپنے آپ کو سمجھتا چلا آرہا تھا آج "باپ" کا لفظ منہ سے نکلوا دیا۔ ذالک فضل اللہ۔

ایسے حال میں میرا حال اُس زخمی کا ہے جسے بیک وقت کئی کاری زخم لگے ہوں۔

پہلا زخم ان کی جدائی سے یہ لگا کہ وہ حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دیرینہ رفیقہ حیات تھیں۔

دوسرا زخم ان کی جدائی سے یہ لگا کہ وہ میرے عزیز بھائیوں میاں وسیم اور میاں نعیم احمد کی والدہ تھیں۔

تیسرا زخم ان کی جدائی سے یہ لگا کہ وہ میری شفیق والدہ تھیں۔

چوتھا زخم ان کی جدائی کا یہ لگا کہ میرے بیٹے ڈاکٹر محمد احمد کی شفیق ماں تھیں۔ مَیں نے اس عزیز کو ہمیشہ ہمیشہ اپنی اس والدہ کی خدمت کرنے میں با کمال خوش پایا۔

پانچواں زخم ان کی جدائی سے یہ لگا کہ وہ خدا پرست اور خدا پر توکل کرنیوالا اور امیدوارِ رحمت رہنے والا وجود تھیں۔

یقیناً جس طرح آج سورج غروب ہو کر اندھیرے کا موجب بنا اسی طرح ان کی جدائی ہماری آنکھوں کے آگے شدید اندھیرا

جنوبی افریقہ میں تبلیغ اسلام

• ملاقاتیں اور لٹریچر کی اشاعت • درس و تدریس

(مرسلہ:۔ وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

جنوبی افریقہ میں ہمارا کوئی باقاعدہ مبلغ موجود نہیں لیکن وہاں کے مخلصین جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی باقاعدگی کے ساتھ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ وہاں سے آمدہ تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ مشن ہاؤس میں احباب کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہا۔ اکثر دوست معلومات طلب کرتے ہیں جو انہیں حتی الامکان مہیا کی جاتی ہیں۔ ایک دوست مسٹر الکی۔ موسیٰ سے احمدی اور دیگر مسلمانوں میں فرق کے موضوع پر بڑی دلچسپ گفتگو ہوئی۔

جمعہ کی نماز کا باقاعدہ اہتمام رہا۔ اگرچہ حاضری اتنی حوصلہ افزا نہ تھی۔ اتوار کی شام کو بھی جلسہ کا پروگرام جاری رہا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی کتاب روحانیت کے دو ستون اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "کشتی نوح" کا خلاصہ "ہماری تعلیم" میں سے درس جاری رہا۔

مجلس مذاکرہ منعقد کی گئی جس میں مسٹر حنیف ابراہیم .... اور مسٹر الیس ابراہیم نے سوالات کے جواب دئے۔

لٹریچر بھجوانے کے سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ Evangelical mission اور کیپ ٹاؤن کو لٹریچر بھجوایا Durban گیا۔ اس کے علاوہ Seventh Day Adventist کے ادارہ کو لٹریچر بھجوایا اسی طرح Mr. Ghanaam Benjami جو پورٹ الزبتھ میں ایک زیر تبلیغ دوست ہیں انہیں مزید لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا۔

ماہوار رسالے العصر اور البشریٰ باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتے ہوئے اڑھائی سو کاپیاں مفت تقسیم کی گئیں اور ۲۰۰ فروخت ہوئیں۔

پریذیڈنٹ جماعت مسٹر ہاشم ابراہیم قرآن کریم کی کلاسیں لیتے رہے جس میں نماز کے اسباق بھی دئے گئے۔ اسی طرح مسٹر علیف ابراہیم نے بھی ۳ کلاسیں احمدیت کی تعلیم کے بارہ میں لیں اور اطفال کی کلاس بھی مسٹر حنیف ہی ہر اتوار کو لیتے رہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس مشن کے کاموں میں اپنے فضل سے برکت دے جو بغیر مبلغ کی موجودگی کے اتنا اچھا کام کر رہا ہے۔

مجالس انتخاب کے ممبران کی تعداد

مجلس مشاورت ۱۹۶۳ء کے ایک فیصلہ میں مجالس انتخاب کے اراکین کی تعداد حسب ذیل مقرر کی گئی ہے:۔

"جن جماعتوں میں چندہ دہندگان کی تعداد ۴۰ سے ۱۰۰ تک ہو ان کی مجالس انتخاب کے ممبران کی تعداد ۱۱ ہو گی۔ چندہ دہندگان کی اس تعداد سے زائد پر ہر ۲۵ یا ۲۵ کی کسر کے لئے ۱ ممبر کی زیادتی ہو گی"

لہٰذا آئندہ اگر کسی جماعت کی مجلس انتخاب کے ممبران میں کسی وجہ سے کمی واقع ہو تو ان کی جگہ نئے ممبران کا انتخاب صرف اس صورت میں منظور کیا جائے گا کہ مذکورہ بالا شرح کی رو سے نئے ممبران کے تقرر کا حق پہنچتا ہو۔

جن جماعتوں کی مجلس انتخاب کے ممبران کی موجودہ تعداد مذکورہ بالا شرح کے مطابق پوری نہ ہو وہ جماعتیں باقی ممبران کا انتخاب کروا کر منظوری کے لئے بھجوا دیں۔

امراء جماعت ہائے مقامی نوٹ فرما لیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

درخواست دعا مکرم جناب عنایت اللہ خاں صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں آجکل طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔ ان کی صحت یابی کے لئے بزرگان سلسلہ اور درویشانِ قادیان سے دعا کی درخواست ہے

(منیر احمد کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی اجتماع کی مختصر روداد

احباب جماعت کے تعاون اور دعاؤں کے نتیجہ میں امسال اطفال الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی اجتماع جو مورخہ ۲۵-۲۶-۲۷ اکتوبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوا۔ غیر معمولی طور پر کامیاب رہا الحمد للہ۔ احباب کی آگاہی اور مجالس اطفال الاحمدیہ کی رہنمائی کے لئے بعض کوائف پیش کرتے ہوئے نیز قارئین کرام سے درخواست ہے کہ احمدیت کی اس قیمتی نرسری (احمدی بچوں) کے کما حقہ پروان چڑھنے میں نہ صرف ہر رنگ میں مدد دیں بلکہ اس کی کامیابی کے لئے دعائیں بھی کریں تا اللہ تعالیٰ ہم سب کی صحیح رنگ میں راہنمائی فرمائے اور ہمیں اس اہم کام کو صحیح رنگ میں بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

۱۔ افتتاح حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اس اجتماع کا افتتاح کیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی توجہ اور پراثر تقریر سے اب دوسروں میں بھی یہ احساس پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے۔ کہ بچوں کی تعلیم و تربیت سلسلہ کا ایک اہم کام ہے جس میں سب کو دلچسپی لینی چاہیئے آپ کی افتتاحی تقریر سے قبل تلاوت قرآن کریم کے بعد عہد نامہ مجلس دہرا گیا اور نظم کے بعد خاکسار نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹ کا خلاصہ پڑھ کر سنایا حضرت صاحبزادہ صاحب نے نہ صرف اس رپورٹ کے بعض پہلوؤں پر تبصرہ فرمایا بلکہ نہایت ہی اہم اور قیمتی ہدایات سے نوازا۔ اس اجلاس میں اطفال کی حوصلہ افزائی کے لئے سینکڑوں خدام اور انصار موجود تھے دیگر اجلاسوں میں بھی وہ بکثرت آتے رہے۔ تعلیم الاسلام سکول کے احمدیہ سکاؤٹس نے محترم صاحبزادہ صاحب کو سلامی دی۔

حاضری کا نیا ریکارڈ

حاضری کے لحاظ سے یہ اجتماع غیر معمولی تھا ۵۳ مجالس کے ۱۲۹۱ اطفال نے شامل ہو کر ایک نیا ریکارڈ قائم کیا یہ تعداد گزشتہ سالوں کی نسبت دو گنے سے بھی زیادہ تھی یہ پہلا موقع تھا کہ بیرون پاکستان (ماریشس) کے بھی تین اطفال (محمود احمد۔ مشتاق احمد۔ فضل الٰہی سلوکیہ) شامل ہوئے ربوہ کے ۹۸۴ اطفال شامل ہوئے نیز دیگر پاکستانی ۵۳ مجالس کے ۳۰۷ نمائندے شامل ہوئے۔ مجلس سیالکوٹ کی حاضری قابل رشک تھی۔ کہ باوجود دور ہونے کے ۱۱۰ اراکین میں سے ۹۷ حاضر اجتماع تھے ضلع لائلپور کے دیہات گھسیٹ پورہ وغیرہ کی حاضری بھی حوصلہ افزا تھی

کرِ عَجیب کی محفل

اطفال کے اجتماع میں یہ محفل پہلی بار منعقد کی گئی۔ جس میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی زیر صدارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب اور حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بچوں سے حسن سلوک کے بارہ میں ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اس محفل کا ایک مقصد تو یہ تھا کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اب تھوڑے ہی رہ گئے ہیں سے بچوں کا تعارف ہو جائے۔ اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم واقعاتی رنگ میں پیش کیا جائے جسے بچے بہت جلد اخذ کر لیتے ہیں۔

درس و تدریس

بچوں کو عملی تربیت دینے کی غرض سے نمازیں باجماعت مقام اجتماع میں ادا ہوتی رہیں اور نماز کے بعد قرآن مجید حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا جاتا رہا درس دینے والوں میں مولانا ظہور حسین صاحب مولوی غلام باری صاحب سیف۔ جامعہ احمدیہ کے طلبہ اور خاکسار شامل تھے۔ اس طریق سے بچوں کو مختصر رنگ میں بعض دینی باتیں ذہن نشین کروانے کی کوشش کی گئی

۵۔ صدر محترم کا اہم خطاب

اجتماع کے دوسرے روز ۲۶ اکتوبر کے صبح کے اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (جن کی خاص نظر عنایت سے شعبہ اطفال نے امسال غیر معمولی ترقی کی ہے) تشریف لائے اور خدام کے اجتماع میں حد درجہ مصروفیت کے باوجود آپ نے ۵۰ منٹ تک اطفال کو خطاب فرمایا اور بڑے مؤثر پیرایہ میں انہیں خادم دین بننے کی تلقین فرمائی۔

علم انعامی اطفال الاحمدیہ

مجالس میں مسابقت کی روح کو تیز تر کرنے کے لئے علم جو بلی خدام الاحمدیہ کی طرز پر علم انعامی اطفال الاحمدیہ تیار کیا گیا اس کا پہلا اور دوسرا مجلس اطفال الاحمدیہ لائلپور اور دیگر ... عبد الرشید صاحب معتمد ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے بطور عطیہ ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء اور دوران سال میں عمدہ کارکردگی کی مستحق مجلس اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ قرار پائی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے از راہ شفقت اپنے دست مبارک سے یہ علم انعامی مجلس سیالکوٹ کے ناظم عزیزم مبشر احمد صاحب بال کو عطا فرمایا۔ اطفال کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں خدام اور انصار نے بھی اس تقریب کو دیکھا

حضرت امیر المومنین کی تقریر کا ریکارڈ

اجتماع میں شامل ہونے والے بچے اس لحاظ سے بھی بجا فخر کر سکیں گے کہ انہوں نے اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک تقریر سنی جس کا انتظام مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے بذریعہ ٹیپ ریکارڈ فرمایا تھا سارے بچے ہمہ تن گوش ہو کر حضور کی آواز کو سن رہے تھے۔

تبلیغ اسلام کے مناظر۔ بچوں کی دلچسپی کو بڑھانے کی غرض سے محترم عبد المنان خان صاحب نے مختلف متحرک فلمیں دکھائیں۔ جو قادیان۔ ربوہ۔ لندن کے تاریخی مناظر اور افریقہ میں تبلیغ اسلام کے واقعات پر مشتمل تھیں یہ بچوں کے علاوہ بڑوں کے لئے بھی بڑی دلچسپی کا باعث ہوئیں۔

ناظم اجتماع اطفال کے ساتھ پانچ منتظمین حضرات نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات محنت کی۔ پنڈال کو مختلف بلاکوں میں تقسیم کیا ہوا تھا گیٹ کی خوبصورتی بچوں کو خود بخود اندر آنے کی دعوت دے رہی تھی۔ لاؤڈ سپیکر کی آواز (جو مجالس گوجرانوالہ اور راولپنڈی کے تعاون سے ملا تھا جزاہم اللہ احسن الجزاء) دور دور سے لوگوں کو کھینچ رہی تھی بچوں میں نظم و ضبط کی خاطر مختلف رنگوں کے ٹکٹ پہلی بار جاری کئے گئے اور یہ تجربہ امید سے زیادہ کامیاب ثابت ہوا ایک سٹال اور نمائش کا بھی انتظام تھا۔ بچوں کے علمی اور ورزشی مقابلے کروانے کا کام خاصا مشکل ہوتا ہے ایک طرف تو سب بچے خواہاں ہوتے ہیں کہ وہ ان مقابلوں میں حصہ لیں اور دوسری طرف وقت کی قلت ہوتی ہے تاہم منتظمین اجتماع کے ساتھ مربیان اور ناظمین اطفال کے بہترین تعاون نے اس مشکل کو بھی آسان کر دیا۔ اطفال میں کھانے کی تقسیم کا مسئلہ بھی بوجہ جگہ کی تنگی اور ظروف کی کمی کے بہت مشکل تھا بیرونی مجالس کے مربیان اور ناظمین کی ہمت ہے کہ ان کی مدد سے یہ کام بھی بخیر و خوبی سر انجام پا گیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

علمی مقابلے

عام دینی معلومات اور ذہانت کے پرچے سب اطفال کے لئے لازمی تھے ان میں بچوں نے نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ ان کا ایک تجزیہ کسی اور اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا انشاء اللہ۔ ۳۔ مشاہدہ و معائنہ ۴۔ نظم خوانی ۵۔ مضمون نویسی ۶۔ نماز و ادعیہ۔ ۷۔ تلاوت و حفظ قرآن مجید ۸۔ تقریری مقابلے بچوں کے لئے انفرادی مقابلے تھے مقابلہ میں شامل ہونے والوں کی کثرت کو دیکھ کر صرف نمائندگان لئے گئے۔ تقریری مقابلہ میں شامل ہونے والے مقررین کی تقریریں اتنی اچھی تھیں کہ ہر ایک کی زبان پر یہی تھا ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" انشاء اللہ یہ بچے احمدیت کی شاندار خدمت کریں گے۔ مقابلہ اشعار اجتماعی مقابلہ تھا جس میں ربوہ کی ٹیم کا مقابلہ باہر کی مشترکہ ٹیم سے ہوا کراچی کے اطفال نے حیرت انگیز رنگ میں مدمقابل کو ہرا دیا۔

ورزشی مقابلے

بچوں کی صحت کو برقرار رکھنے اور ان کی توجہ اور دلچسپی کو بڑھانے کے لئے انفرادی اور اجتماعی کھیلیں ہوئیں انفرادی کھیلوں میں دوڑ۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ مرغ لڑائی۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ لمبی دوڑ بچوں کی ایک کثیر تعداد شامل ہوئی اجتماعی کھیلوں میں، فٹ بال، کبڈی و رسہ کشی کے مقابلے قابل دید تھے معلوم ہوتا تھا کہ ہمارے اطفال کی سب سے مرغوب کھیل کبڈی ہے ویسے بھی یہ مفید اور سستی کھیل ہے زائرین نے نہایت کثرت سے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی۔

مقابلہ چارٹس۔

مقام اجتماع کی خوبصورتی اور چند اہم علمی باتوں کو واضح کرنے کی خاطر چارٹس کا مقابلہ کرایا گیا مجالس سیالکوٹ اور گوجرانوالہ نے حصہ لیا اور نہایت ہی مفید اور خوبصورت عبارتیں لکھوا کر لائے اطفال الذکر مجلس نے اول انعام حاصل کیا۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی، ڈبلیو، ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈر ورک کے مطابق پیش کش مطلوب ہیں

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر معہ سامان کی مختصر نوعیت و مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت ڈاک اور پیکنگ کے اخراجات سمیت۔ (ناقابل واپسی)	نقشہ جات تعریجات اور عنز القرفی دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے درخواست پر مندرجہ ذیل قیمت ادا کر کے مل سکتے ہیں	تاریخ فروخت	دصولی کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۔	۴۲۱ (کموڈٹی ایڈ/۶۳) ۳۹۱۔ ایچ/۶۶۔ (اے) پی ۲ (ا) بیٹری چارجنگ ریکٹیفائر جو سیمی کنڈکٹر سیکون ریکٹیفائر کی قسم ہو = دو عدد (ii) ایلکالائن سٹوریج بیٹریاں = ۱۱ سیٹ (iii) بیٹری چارجنگ پلانٹ جس کا انجن تیل سے چلتا ہو = ایک عدد	۱۵/- روپے	×	۷/۱۲/۶۳ تا ۲۲/۱/۶۴	۲۳/۱/۶۴ ۸ بجے صبح	۲۳/۱/۶۴ ۹ بجے صبح
۲۔	۴۲۱ (کموڈٹی ایڈ/۶۳) ۳۹۱۔ ایچ/۶۶ (بی) پی ۲ (ا) فل ووٹیج کمپی نیشن میگنیٹنگ سٹارٹر = ۱۶ عدد (ii) ٹرمینل باکسز وغیرہ = ۲۷ عدد (iii) ٹی باکسز وغیرہ = ۱۷ عدد (iv) میگر وتھ اور انسولیشن ٹسٹر = دو عدد	۱۰/- روپے	×	۷/۱۲/۶۳ تا ۲۲/۱/۶۴	۲۳/۱/۶۴ ۸ بجے صبح	۲۳/۱/۶۴ ۹ بجے صبح
۳۔	۴۲۱ (کموڈٹی ایڈ/۶۳) ۳۹۱۔ ایچ/۶۶۔ (سی) پی ۲ کیبل انڈر گراؤنڈ پیپر انسولیشن مختلف اقسام اور مختلف سائز = ۱۳۰۸۷ گز	۱۵/- روپے	×	۷/۱۲/۶۳ تا ۲۳/۱/۶۴	۲۵/۱/۶۴ ۸ بجے صبح	۲۵/۱/۶۴ ۹ بجے صبح
۴۔	۴۲۱ (کموڈٹی ایڈ/۶۳) ۳۹۱۔ ایچ/۶۶۔ (ڈی) پی ۳ (ا) ہیک سا بلیڈز = ۵۰ عدد (ii) سا بلیڈز = ۳۰۰۴۲ عدد (iii) مختلف اقسام اور مختلف سائزوں کی فائلیں = ۹۶۳۸۶ عدد	۲۰/- روپے	×	"	"	"
۵۔	۴۲۱ (کموڈٹی ایڈ/۶۳) ۳۹۱ ایچ ۶۶۔ (ای) پی ۴ (ا) پگمنٹ ڈرائی مختلف اقسام = ۲۰۰۰ ہنڈرڈ ویٹ (ii) کروسائیٹ آئل = ۱۰۰۰ ٹن	۲۵۰/- روپے	×	۷/۱۲/۶۳ تا ۲۵/۱/۶۴	۲۷/۱/۶۴ ۸ بجے صبح	۲۷/۱/۶۴ ۹ بجے صبح
۶۔	۴۲۱ (کموڈٹی ایڈ/۶۳) ایچ/۶۶۔ (ایف) پی ۵ ڈیٹر بورن کوٹنگ وارکپاؤنڈز نیلکو ۳۰ = ۲۲۰۰۵۰ پونڈ	۲۵/- روپے	×	"	"	"
۷۔	۴۲۱ (کموڈٹی ایڈ/۶۳) ۳۹۱۔ ایچ/۶۶ (جی) پی ۷ (ا) مختلف سائز کے کاپر راڈز = ۲۰۴۵ ہنڈرڈ ویٹ (ii) مختلف سائز کے کاپر ٹیوب = ۳۱۵ ہنڈرڈ ویٹ	۲۵۰/- روپے	×	۷/۱۲/۶۳ تا ۲۷/۱/۶۴	۲۸/۱/۶۴ ۸ بجے صبح	۲۸/۱/۶۴ ۹ بجے صبح
۸۔	۴۲۱ (کموڈٹی ایڈ/۶۳) ۳۹۱۔ ایچ/۶۶۔ (ایچ) پی ۷ (ا) براس رولڈ راڈز اور بارز ماسکوئرز ہیکسا گونل مختلف سائز ۱ے ایس ٹی ایم ڈیزیگنیشن بی۔۱۶۔۶۰ کے مطابق = ۱۰۰۵ ہنڈرڈ ویٹ (ii) مختلف سائز وں کی براس وائر بمطابق اے ایس ٹی ایم۔ بی/ام ۱۳۔۵۲ = ۵ ہنڈرڈ ویٹ (iii) مختلف سائزوں کی براس شیٹ بمطابق اے ایس ٹی ایم۔ بی۔ ۳۶۔ ۶۱ الائے نمبر ۸ = ۲۰۱۔۳۰۱۶ ہنڈرڈ ویٹ (iv) براس پلیٹیں بمطابق اے ایس ٹی ایم بی ۳۶۔ ۶۱ الائے نمبر ۸ مختلف سائز	۲۰/- روپے	×	"	"	"

مسلسل صفحہ ۷ پر

۱۳۔ تقسیم انعامات و اختتام

اس تقریب کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (جنہوں نے ہمیشہ ہی شعبہ اطفال کی سرپرستی فرمائی ہے) تشریف لائے تھے۔ آپ اجتماع خدام الاحمدیہ کے اہم پروگرام کو چھوڑ کر تشریف لائے تقسیم انعامات سے قبل آپ نے اطفال کو سادہ الفاظ میں نصائح فرمائیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے محسنوں کے احسان کو نہ بھلانا چاہیئے۔ حضرت رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہم پر سب سے بڑا احسان ہے۔ جس کو آتا لنے کا ایک اہم ذریعہ خدمت اسلام ہے آپ نے اجتماع کی شاندار کامیابی پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور پھر تقسیم انعامات فرمائے۔ انعام لینے والا طفل آکر صاحب صدر سے مصافحہ کر کے انعام حاصل کرتا اور جزاکم اللہ کہتا۔ اور سب سامعین بارک اللہ کی صدا بلند کرتے۔ بعد میں سب بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے مٹھائی کی تقسیم بھی کی گئی۔

اجتماع خدام میں شرکت

اطفال کو جنہوں نے کل کو خدام بننا ہے کو خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی افتتاحی اور اختتامی تقریب میں شمولیت کے لئے ایک تنظیم کے ساتھ لے جایا گیا۔ جہاں انہوں نے اور باتوں کے علاوہ صدر محترم کی اہم روح پرور تقاریر بھی سنیں۔

بالآخر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کامیاب اجتماع کی برکات سے شامل ہونے والوں اور ان کے ذریعہ دوسروں کو بھی نوازے تا ہم اگلے سال اس سے بہتر رنگ میں اجتماع منعقد کر سکیں۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ احباب جماعت سے اور درویشان قادیان سے میرے لئے اور میری اہلیہ کے لئے دعا فرماویں۔ جو عرصہ سے بیمار ہیں۔ (عبدالسلام کمپونڈر ڈسٹرکٹ ہسپتال ملتان)

۲۔ میری والدہ صاحبہ چند روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ والدہ صاحبہ کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرماوے۔

(محمد سلیم دارالنصر ربوہ)

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
	= ۳۲ ہنڈرڈ ویٹ (vi) کاپر پلیٹس اور شیٹس مطابق لے ایس ٹی ایم بی ۱۵۲ - ۶۰ مختلف سائز ۲۰۷۰ ہنڈرڈ ویٹ (vii) کاپر وائر مطابق لے ایس ٹی ایم بی - آ - ۵۶ مختلف سائز ۱۸۱ ہنڈرڈ ویٹ (viii) کاپر انگٹس مطابق لے ایس ٹی ایم بی ۷۲ - ۵۵ ٹی = ۹۰ ہنڈرڈ ویٹ (viiii) کاپر فاسفورس انگٹس مطابق لے ایس ٹی ایم بی ۵۷ - ۴۸ = ۴۰ ہنڈرڈ ویٹ (x) کاپر نکل الائے بلاکس مطابق لے ایس ٹی ایم بی ۳۵۸ - ۶۰ = ۱۱ ہنڈرڈ ویٹ					
۹ -	۲۱۴ کموڈٹی ایڈ/ (۶۳) ۳۹۱ - ایچ/ ۶۶ - (ٹی) / پی ۷ (i) زنک شیٹس مطابق لے ایس ٹی ایم ۶۹ - ۳۹ مختلف سائز = ۱۲۴ ہنڈرڈ ویٹ (ii) بیرنگ نلر میٹل مطابق لے ایس ٹی ایم بی ۲۶۰ - ۵۶ ٹی بی اے جی ۹ الائے = ۲۵ پونڈ (iii) زنک انگٹ مطابق بی - ۶ - ۵۸ = ۱۰۳ ہنڈرڈ ویٹ	۱۰/- روپے	×	۷/۱۲/۶۳ تا ۲۸/۱/۶۴	۲۹/۱/۶۴ ۸ بجے صبح	۲۹/۱/۶۴ ۹ بجے صبح
۱۰ -	۲۱۴ کموڈٹی ایڈ/ (۶۳) ۳۹۱ - ایچ/ ۶۶ (جے) / پی ۷ انٹی منی انگٹس مطابق لے ایس ٹی ایم بی - ۳۷ - ۵۲ گریڈ بی ۵۳۵ ہنڈرڈ ویٹ	-/۱۰ روپے	×	″	″	″
۱۱ -	۲۱۴ کموڈٹی ایڈ/ (۶۳) ۳۹۱ - ایچ/ ۶۶ (کے) پی ۷ (i) لیڈ شیٹس = ۶ ہنڈرڈ ویٹ (ii) پگ لیڈ مطابق لے ایس ٹی ایم بی - ۲۹ - ۵۵ رکامن ڈیسوری لیڈ = ۵۷۰ ہنڈرڈ ویٹ	-/۲۰ روپے	×	۷/۱۲/۶۳ تا ۲۹/۱/۶۴	۳۰/۱/۶۴ ۸ بجے صبح	۳۰/۱/۶۴ ۹ بجے صبح
۱۲	۲۱۴ کموڈٹی ایڈ/ (۶۳) ۳۹۱ - ایچ/ ۶۶ (ایل) پی ۶ (i) ویلڈنگ سیٹس ماڈرن ڈیزائن اینڈ کنسٹرکشن آئل کولڈ لے کی ٹرانسفارمر = ۱۲ سیٹ (ii) HELLENCE ریولوشن آٹومیٹک پرنٹنگ مشین یا جدید ترین ڈیزائن کی اس ٹائپ کی = ۲۰ عدد	۲۵/- روپے	″	″	″	″
۱۳ -	۲۱۴ کموڈٹی ایڈ/ (۶۳) ۳۹۱ - ایچ/ ۶۶ (ایم) پی ۸ سکریو ڈرائیور مختلف سائز ۱۱۵۸۱ گرس	۱۰/- روپے	″	۷/۱۲/۶۳ تا ۳۰/۱/۶۴	۱/۲/۶۴ ۸ بجے صبح	۱/۲/۶۴ نو بجے صبح
۱۴ -	۲۱۴ کموڈٹی ایڈ/ (۶۳) ۳۹۱ - ایچ/ ۶۶ (اے (i)) پی آئی ڈی (i) گولڈ (GOULD) بیٹریز ٹائپ کے ڈی - زیڈ ۲۵ - اے برائے ۱۴۰۰ ایچ پی اور ۱۸۰۰ ایچ پی الیکٹرو لوکوموٹیوز = ۳۲ سیٹ (ii) گولڈ GOULD بیٹریز ٹائپ کے ڈی زیڈ - ۱۷ - اے برائے ۹۵۰ ایچ پی ایل کو لوکوموٹیوز = ۲۵ سیٹ (iii) متعلقہ کاپی نیلکس شیس وغیرہ = ۱ عدد	۲۵/-	″	″	″	″

نوٹ:- (i) ٹنڈر دہندگان اپنے قطعی اور آخری نرخ امریکی ڈالروں میں بحساب فی یونٹ صرف امریکی ساخت کے سامان کے لئے سی اینڈ ایف کراچی کی اساس پر درج کریں۔

(ii) کامیاب ٹنڈر دہندگان کو ایجنسی فار انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ فنانسڈ کموڈیٹیز کے لئے مطلوبہ مارکنگ ریکوائرمنٹس کی پابندی کرنی ہوگی۔

۲ - ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دستخط کنندہ ذیل کے دفتر اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (سپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی کے دفتر سے جمعہ کے سوا جملہ ایام کار میں صبح ۹ بجے اور ۱۲ بجے دوپہر کے درمیان مندرجہ بالا قیمت نقد ادا کرکے یا بذریعہ منی آرڈر بھیج کر حاصل کر سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر، چیک بنک ڈرافٹ۔ گارنٹی بانڈ۔ بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ ٹنڈروں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے۔

پیشکشیں صرف انہی ٹنڈر فارموں پر قبول کی جائیں گی۔

ٹنڈر حاضر ہونے کے خواہشمند ٹنڈر دہندگان کے روبرو کھولے جائیں گے۔

۳ - کوئی ٹنڈر یا اس سے متعلقہ استفسارات یا رقم دستخط کنندہ ذیل کو ان کے نام پر نہ بھیجیں۔

اے حمید ٹی۔ آر۔ ایس۔ چیف کنٹرولر آف پرچیز

دعائے مغفرت

۱ - میرے ابا جان ماسٹر سراج الدین صاحب ۱۶ روز بیمار رہنے کے بعد ۲۴ نومبر ۶۳ء بروز اتوار ۲½ بجے دن کو ہم سب سے جدا ہو کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نماز کے پابند تہجد گزار ہر تحریک میں سرگرم حصہ لینے والے تھے۔

احباب جماعت و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ میرے ابا جان کی بلندی درجات کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ابا جان کو اپنے قریب جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ ایک بیٹا دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(مشتاق احمد احمدی وزیر آباد)

۲ - مکرم مرزا محمد شریف بیگ سپرنٹنڈنٹ جیل ریٹائرڈ چنیوٹ نے اپنے والد محترم مرزا حاکم بیگ صاحب مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے کسی ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے مرزا حاکم بیگ صاحب مرحوم ۱۱ اور ۱۲ نومبر ۶۳ کی درمیانی رات کو فوت ہوئے تھے بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت سیدہ ام وسیم صاحبہ مرحومہ کی نماز جنازہ اور تدفین

(بقیہ صفحہ اول)

نماز عصر کے بعد ٹھیک چار بجے جنازہ قصر خلافت سے اٹھایا گیا۔ قصر خلافت سے احاطہ مسجد مبارک کے دروازے تک جنازہ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد حضور علیہ السلام کے صحابہ، صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور افسران صیغہ جات امراء صاحبان اضلاع، صدر صاحبان حلقہ جات نیز انصار اللہ مرکزیہ اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مجالس عاملہ کے اراکین نے جنازہ کو کندھا دیا احاطہ مسجد مبارک کے باہر شارع مبارک پر لاریوں کے اڈہ تک اہل ربوہ اور بیرون جات سے آئے ہوئے احباب ہزاروں کی تعداد میں شرکی تھے دونوں طرف کھڑے ہوئے تھے احاطہ کے باہر ان ہزاروں احباب کو ایک خاص نظام کے تحت کندھا دینے کا موقع دیا گیا جنازہ کی چارپائی کے ساتھ لمبے لمبے بانس بندھے ہوئے تھے احباب باری باری کندھا دے کر پیچھے ہٹتے جاتے تھے اس طرح ہزارہا احباب کے کندھوں پر جنازہ بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں پہنچا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب نے شروع سے آخر تک جنازہ کو کندھا دیا۔ کندھا دینے کے انتظام کو برقرار رکھنے اور جنازہ کو بسہولت مقبرہ بہشتی پہنچانے میں خدام نے نمایاں حصہ لیا

نماز جنازہ

بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ صفیں درست رکھنے کے لئے لائنیں لگا دی گئی تھیں۔ نیز لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام کیا گیا تھا تاکہ سب احباب تک تکبیروں کی آواز بآسانی پہنچ سکے چنانچہ احباب نے بہت لمبی لمبی سترہ صفوں میں کھڑے ہو کر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔ اندازہ ہے کہ ربوہ اور بیرونی مقامات سے آنے والے احباب کو ملا کر ۶ ہزار افراد نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔

تدفین اور قبر کی تیاری

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد جنازہ حضرت ام المؤمنین نور اللہ مرقدہا کے مزار مقدس کی چار دیواری کے اندر لے جایا گیا انتظام برقرار رکھنے کی خاطر چار دیواری کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ صرف صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ناظر و وکلاء صاحبان، امراء اضلاع، صدر صاحبان حلقہ جات احمدیہ انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کی مجالس عاملہ مرکزیہ کے اراکین کو چار دیواری میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی۔ باقی احباب چار دیواری کے باہر کھڑے ہو کر حضرت سیدہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعائیں کرتے رہے تابوت کو قبر کے اندر اتارنے میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب محترم سید میر داؤد احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دیگر افراد نے حصہ لیا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے دعا کرائی جس میں سب احباب شریک ہوئے حضرت سیدہ مرحومہ کے جسد خاکی کو حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا کے قریب اور حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ مرحومہ کے مزار سے ملحق جگہ میں سپرد خاک کیا گیا ہے

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ کی پاک اور مطہر روح پر اپنے انوار و برکات کی بارشیں نازل فرمائے۔ آمین۔ اللھم آمین!۔

اعلان عارضی دکانات بر موقعہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عارضی دکانوں کی درخواستیں افسر صاحب جلسہ سالانہ کے نام مع سفارش امیر یا صدر صاحب مقامی ۲۰ دسمبر ۱۹۶۳ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا یہ اجتماع خالص مذہبی ہے اس لئے ضروری نہیں کہ ہر درخواست دہندہ کو اجازت دی جائے ہر درخواست دہندہ اپنی درخواست لکھتے وقت یہ ضرور لکھے گا کہ وہ تقاریر کے دوران دکان بند رکھے گا اور صرف مقررہ جگہ پر دکان رکھے گا۔

ناظر امور عامہ

ضروری تحریک

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل افیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

خاکسار کی طرف سے الفضل میں فضل عمر ہسپتال کی عمارت کے لئے عطایا کے لئے ضروری تحریک شائع ہوتی رہی ہے۔ خاکسار نے عرض کیا تھا کہ ہسپتال کی عمارت پر تقریباً ۵۳ ہزار روپیہ تعمیر کے سلسلہ میں قرض ہے۔ کچھ ضروری حصہ ابھی قابل تعمیر ہے۔ لہٰذا احباب اس رفاہ عام کے ادارہ کی عمارت کے لئے زیادہ سے زیادہ عطایا بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں بعض دوستوں نے وعدے بھی کئے ہوئے ہیں جو باوجود بار بار یاد دہانیوں کے ادا نہیں ہوئے لہٰذا احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر کی طرف فوری توجہ فرمادیں اور زیادہ سے زیادہ عطایا جات بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

فوری ضرورت

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر کی فوری ضرورت ہے لیڈی ڈاکٹر کا منظور شدہ گریڈ ۲۰۵/ ۵۰۰-۲۰-۳۰۰-۳۰-۲۵-۲۲۵/ ہے ۱۵۰/- روپے پریکٹس الاؤنس اور مکان فری یا مکان کا کرایہ ۴۵/- روپے ملے گا۔ یہ گریڈ گورنمنٹ میڈیکل سروس کلاس II کے مطابق بلکہ کچھ زیادہ ہے۔ لہٰذا ہماری احمدی لیڈی ڈاکٹروں کو فوری اس طرف توجہ کرنی چاہیے۔ خاکسار نے اس کا اعلان پہلے بھی کئی بار کیا ہے۔ مگر احمدی لیڈی ڈاکٹرز شاید دنیا کو دین پر ترجیح دیتی ہیں۔ اور ان میں اخلاص نہیں ہے۔ خاکسار یہ بتا دینا چاہتا ہے کہ لیڈی ڈاکٹر کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کئی بار دریافت فرمایا ہے کہ لیڈی ڈاکٹر کیوں نہیں آئی۔ بلکہ حضور نے تو ایک دفعہ یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر احمدی نہیں آتی تو بے شک عیسائی رکھ لو۔ یہ اظہار حضور کی طرف سے یقیناً ناراضگی اور رنج کا اظہار ہے اور ہماری احمدی لیڈی ڈاکٹروں کو اور ان کے والدین و اقرباء کو اپنے ایمانوں کی فکر کرنی چاہیئے اگر عیسائی مشنری لیڈی ڈاکٹر عیسائیت ہسپتالوں کے لئے قربانی کرکے اس سے بہت قلیل تنخواہوں پر مشن ہسپتالوں میں کام کر رہی ہیں تو ہماری احمدی لیڈی ڈاکٹروں کو تو بہت زیادہ ایمان اور اخلاص کا نمونہ دکھانا چاہیے تھا۔ مگر معاملہ اسکے بالکل برعکس ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احمدی ہوشیار باش

جلسہ سالانہ پر ثواب کمانے کا نادر موقعہ

— محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ —

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا سالانہ جلسہ اب بالکل قریب آگیا ہے اور ربوہ میں اسکے انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ ربوہ کے احباب تو ہمہ وقت میزبانی کے فرائض سرانجام دیتے ہی ہیں لیکن کام کی زیادتی اور کام کی نوعیت کے لحاظ سے یہ تعداد کافی نہیں ہوتی۔ اسلئے بیرونی خدام کی خدمات کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ امسال بھی اس غرض کے لئے کم از کم ۰۰ ۱ بیرونی خدام درکار ہیں۔ کوشش کی جاتی ہے کہ باہر سے آنے والوں کے لئے جلسہ سننے کے مواقع زیادہ سے زیادہ مہیا کئے جائیں۔

پس میں جلسہ میں شامل ہونے والے خدام سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ خدمت کے اس عظیم موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں گے۔ اور خدمت کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے نام پیش کریں گے۔ ایسے دوستوں کے لئے ضروری ہے کہ ۲۳/۱۲/۶۳ کی شام تک ربوہ پہنچ کر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں اپنے آنے کی اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے سپرد کام کیا جا سکے۔ اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ اور قائد مجلس کا تعارفی خط ہمراہ لادیں۔